REGD L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۲۸ اخاء ۱۳۲۷ ہش | ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴۴

اخبار احمدیہ

281

لاہور ۲۷ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

حکومت فرانس کا ہندوستان سے احتجاج

پیرس ۲۷ اکتوبر حکومت فرانس نے ہندوستان سے احتجاج کیا ہے کہ چندر نگر میں ماہی کے فرانسیسی منتظم کے بیوی بچوں کو اکٹھا کر دیے گئے ہیں۔

دولت مشترکہ کے ممالک کے باہمی تعلقات زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونے چاہئیں

(لیاقت علیخان)

لندن ۲۷ اکتوبر آج رات بی بی سی لندن نے مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کی ریکارڈ کی ہوئی ایک تقریر نشر کی۔ اس میں آپ نے دولت مشترکہ سے تعلق رکھنے والے ممالک کے باہمی رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے پر زور دیا۔ آپ نے کہا پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا کو آزادی ملنے کی وجہ سے دولت مشترکہ کی نوعیت بدل چکی ہے اب اس میں ایک ہی نسل اور تمدن کی اقوام شامل نہیں رہیں لیکن اب بھی ان میں یہ بات مشترک ہے کہ وہ سب جمہوریت پر یقین رکھتی ہیں دولت مشترکہ ایک ایسی انجمن ہے جو امن عالم کا ایک زبردست ذریعہ بن سکتی ہے آپ نے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا پاکستان کے بنتے ہی یہاں کے عوام زبردست اقتصادی مشکلات سے دوچار ہو گئے تھے ستر لاکھ پناہ گزینوں کا بوجھ ان پر آن پڑا تھا۔ جو اندرین یونین سے نکلنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن انہوں نے اپنے حوصلے اور عزم کی بدولت ان مشکلات پر قابو پالیا ہے۔ اور انہیں اپنے مستقبل کی کامیابی پر پورا یقین ہے۔ آخر میں آپ نے یقین دلایا کہ پاکستان تخریبی قوتوں کا مقابلہ کرنے اور دنیا میں امن قائم کرنے میں پورا حصہ لے گا لیکن اُس کے لئے ضروری ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ گہرے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی جائے مجھے یقین ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس اس مقصد کے حصول کیلئے کافی ممد ثابت ہو گی۔

پاکستان کے لئے جاپان سے تین کروڑ کا سامان آ رہا ہے

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے جاپان سے تین کروڑ روپیہ کی مالیت کا سامان خریدا ہے۔ سامان میں سوتی کپڑا۔ سوت۔ بنیانیں اور تولیئے وغیرہ شامل ہیں۔ اس سامان کا نصف حصہ مشرقی پاکستان بھیجا جائے گا۔ اور باقی مغربی پنجاب سندھ اور سرحد کے کام آئے گا۔

اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دو۔ اور حملہ آوروں کو کشمیر سے نکال کر دم لو

(جنرل طارق)

تراڑکھل ۲۷ اکتوبر کشمیر کی جنگ آزادی کی سالگرہ کے موقع پر آزاد کشمیر کے کمانڈر انچیف جنرل طارق نے آزاد فوج کے نام پیغام دیتے ہوئے کہا آزاد فوج کے مجاہدوں کو چاہیئے کہ وہ اب اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دیں اور حملہ آوروں کو کشمیر سے نکال کر دم لیں۔ گزشتہ بارہ ماہ ہمارے لئے سخت آزمائش کے تھے۔ دشمن جنگی سامان۔ تعداد اور وسائل غرض ہر لحاظ سے ہم پر فائق تھا۔ لیکن پھر بھی ہم نے فتح پہ فتح حاصل کی۔ اور باقاعدہ طور پر ایک ایسی فوج کی تشکیل کی جس میں دنیا کے بعض بہترین سپاہی شامل ہیں۔ آپ نے فوج کے بہادرانہ کارناموں پر اسے دلی مبارکباد دیتے ہوئے کہا ممکن ہے کہ بعض اوقات دشمن عارضی طور پر کچھ بڑھ آئے لیکن اس کی وجہ سے ہمارے لئے بھی یہ موقع پیدا ہو جائے گا۔ کہ ہم اسے بڑی تعداد میں ختم کر کے شدید نقصان پہنچائیں۔ آخر میں آپ نے کہا ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ سوائے جنگی قیدیوں کے ہم کشمیر اور جموں کے علاقہ میں دشمن کا ایک بھی سپاہی نہ رہنے دینگے میری دُعا ہے کہ آئندہ سال ہمارے لئے فتح وظفر کا پیغام لائے۔

مسٹر لیاقت علیخاں کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام

پیرس ۲۷ اکتوبر امید کی جاتی ہے کہ کل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے جس میں مختلف ممالک کے نمائندے شریک ہونگے اور مسٹر لیاقت علی خاں سے تبادلۂ خیالات کرینگے۔

فرانسیسی جنگی جہاز پانڈی چری پہنچ گیا

پانڈی چری ۲۷ اکتوبر فرانسیسی ہند میں حالات پر قابو پانے کیلئے ایک فرانسیسی جہاز پانڈی چری میں اور دوسرا ماہی کے ساحل پر پہنچ گیا ہے۔

سردار ابراہیم یتیم خانہ دار الفرقان میں

لاہور ۲۷ ستمبر۔ آج رئیس آزاد کشمیر گورنمنٹ سردار محمد ابراہیم خاں انجمن تعلیم الفرقان یتیم خانہ بیگم پورہ لاہور میں تشریف لے گئے یتیم خانے کے مربی اعلیٰ مولٰنا سالک مدیر اعلیٰ روزنامہ انقلاب۔ ناظم دار الفرقان چوہدری فخر الدین اور دیگر اکابر شہر نے آپ کا استقبال کیا۔ دعوت چائے کے بعد مولٰنا سالک نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔

سردار صاحب موصوف نے جوابی تقریر میں یتیم خانے کے منتظمین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا مجھے آج اس یتیم خانے کی عظیم الشان عمارت دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ کس طرح منتظمین نے شروع ہی سے یتیم بچوں کا معیار معاشرت بلند کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے کہا یہ یتیم خانہ ایک وزیر اعظم کے بنگلے سے بھی خوشنما ہے اور یہی دراصل اسلامی مساوات کا مقصد ہے کہ مسلمان قوم کا یتیم اور اس کا وزیر اعظم دونوں ایک جیسے بنگلے میں رہیں۔ سردار صاحب نے ۳۰ یتیم بچوں سے جن میں ۲۵ کے قریب جموں و کشمیر کے علاقوں کے تھے فرداً فرداً ملاقات کی اور آتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت کی طرف سے ۳۰۰ روپے کا چیک عطا کیا (نامہ نگار خصوصی)

دفاع کے متعلق پارلیمانی کانفرنس کا فیصلہ

لندن ۲۷ اکتوبر۔ دولت مشترکہ کی پارلیمانی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ تین لحاظ سے دفاعی انتظامات ہونے چاہئیں (۱) ہر ملک مقامی طور پر تیاری کرے (۲) علاقہ وار دفاعی انتظامات کئے جائیں (۳) دولت مشترکہ کے تمام ممالک مل کر دفاعی سکیم بنائیں۔

اُردو کو سرکاری زبان بنانے کے لئے کمیٹی کا تقرر

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے تمام دفتروں و عدالتوں اور سرکاری محکموں میں انگریزی کی بجائے اُردو کو سرکاری زبان کی حیثیت دینے کے طریق پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے یہ کمیٹی ایسے لائحہ عمل کی مناسب سفارشات پیش کرے گی جس سے دفتری کارگذاری میں کوئی فرق نہ آنے پائے اور جسکو کم از کم وقت میں اختیار کیا جا سکے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہالینڈ کے شاہی خاندان کو احمدیت کا پیغام

رپورٹ کارگذاری ہالینڈ مشن بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ ہالینڈ

ہالینڈ مشن کا کام ماہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ مشن کے کام میں وسعت پیدا کرنے۔ ملاقاتوں کے سلسلہ کو وسیع کرنے اور مختلف ذرائع سے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی مساعی بدستور جاری رہیں ذیل میں مختصر طور پر کارگذاری احباب کے ملاحظہ کے لئے درج کی جاتی ہے۔

ملکہ ہالینڈ اور پرنس کے نام تبلیغی خطوط

ماہ زیر رپورٹ میں تخت ہالینڈ سے دستبردار ہونے والی ملکہ Queen Wilhelmina کے ۵۰ سالہ عہد حکومت کے اختتام پر جوبلی کی تقریب اور اسی طرح نئی ملکہ Queen Juliana کی تاجپوشی کی رسم نہایت تزک و احتشام سے منائی گئی۔ ہم نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دونو کی خدمت میں تہنیت نامے ارسال کئے۔ جن میں دونو کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی گئی۔ سلسلہ کی تاریخ اور مشن سے مختصراً آگاہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو احمدیت کی روشنی میں پیش کیا۔ نیز بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس کے پیرو حکومت وقت کی مکمل اطاعت کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں اپنے لئے واجب قرار دیتے ہیں۔ ملکہ Wilhelmina نے جواباً جماعت احمدیہ ہالینڈ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہماری مساعی کے متعلق خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اپنے دلی جذبات کا اظہار فرمایا۔

ہماری تبلیغی میٹنگ

اس ماہ بھی ہم نے بفضلہ تعالیٰ تبلیغی میٹنگ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ میٹنگ کے لئے دعوت نامے سائیکلو سٹائل کروا کر احباب کی خدمت میں بھجوائے گئے۔ یہاں کے ایک روزنامہ اخبار میں میٹنگ کے متعلق اعلان بھی شائع کیا گیا۔ میٹنگ ۱۵ر تاریخ کو شام کے ساڑھے آٹھ بجے منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض خاکسار نے ادا کئے۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت ہی امید افزا تھی برادرم عبد الرحمن صاحب کوپی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے "میں نے کیوں اسلام قبول کیا" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک نہایت ہی ایمان افروز تقریر کی جس میں اسلام کے مختلف پہلوؤں کو دلکش انداز میں پیش کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو بائیبل کی پیشگوئیوں سے ثابت کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو بھی حضور کی پیشگوئیوں کی روشنی میں وضاحت سے پیش کیا۔ بعد ازاں برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے الوہیت مسیح کے موضوع پر ٹھوس اور مدلل تقریر کی جس میں بائیبل کی عبارت سے اس مسئلہ کے بطلان کو طشت از بام کیا اور ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ تھے۔ بعد میں سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں صداقت احمدیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پیش کیا اور موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الہامات کشوف اور رؤیا و بیان کئے اسی طرح بائیبل کی پیشگوئیوں پر بھی بحث کی۔ برادرم غلام احمد صاحب بشیر نے میٹنگ کے جملہ انتظامات اخلاص اور تندہی سے سرانجام دئے۔ فجزاہ اللہ خیرا

ملاقاتیں

ماہ زیر رپورٹ میں ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ کئی نئے احباب سے تعارف پیدا کیا گیا۔ پاکستان ڈیلیگیشن کی آمد کی اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی۔ چنانچہ یہاں کے فارن آفس کے ذریعہ ان سے ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ اس ملک میں صرف ایک ممبر گز در ہاشمی ہی تشریف لائے۔ ان سے ملاقات نہایت ہی دلچسپ رہی۔ ہم نے اپنی مساعی سے انہیں آگاہ کیا ہماری کوششوں کا علم حاصل کر کے انہیں خوشی ہوئی ایک مقامی رسالہ میں ہماری نماز کی حالت کی شائع شدہ ایک فوٹو دیکھی تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ایسے فوٹو تو کچھ رقم خرچ کر کے بھی چھپوانے کی کوشش کرتے رہا کریں کیونکہ اسلام کو متعارف کرانے کے لئے یہ بہت ہی مؤثر ذریعہ ہے تبلیغی میٹنگ میں بعض طلباء سے واقفیت پیدا ہوئی انہوں نے ہمیں اپنے ہال مدعو کیا۔ چنانچہ برادرم حافظ صاحب اور بشیر صاحب تشریف لے گئے۔ چند اور افراد بھی موجود تھے ۲½ گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت کے متعلق دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے آخر میں لائیڈن یونیورسٹی میں ہمارے لیکچر کے انتظام کا بھی وعدہ کیا۔ پروفیسر فان ونگ اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ ملنے کے لئے آئے۔ پروفیسر مذکور بندرہ سولہ زبانیں جانتے ہیں۔ ان سے دلچسپ گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ڈچ گی آنا کے ایک دوست ملنے کے لئے آئے برادرم حافظ صاحب۔ اور خاکسار نے ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو کی۔ مسٹر گیر تھی بھی ایک دفعہ ملنے کے لئے آئے۔ مسٹر العطاس اور عبد اللہ بھی ملنے کے لئے آتے رہے ایک روز ایک انڈونیشین دوست حسین اپنے ایک دوست کے ہمراہ ملنے کے لئے آئے۔ خاکسار نے ان سے ایک گھنٹہ تک ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گفتگو کی برادرم بشیر صاحب نے جرمن چرچ کے ہیڈ پادری اور ایڈونٹ مشن کے انچارج سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا۔ ایک دفعہ دو انڈونیشین دوست تشریف لائے۔ ان سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ دو اور ڈچ دوست بھی ملنے کے لئے آئے۔ ان سے بھی تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ برادرم بشیر صاحب نے مسٹر وکر فیملی سے بھی ملاقات کی اور پیغام حق پہنچایا۔ نیز برادرم موصوف بعض میٹنگوں میں بھی شامل ہوئے۔ اور اس طرح بعض نئے احباب سے تعارف پیدا کیا۔ ہمبرگ سے تین دوست تشریف لائے۔ ان کی رہائش اور دیگر امور میں حتی المقدور امداد کی۔ جس کا ان پر گہرا اثر ہوا۔

احمدی احباب کی تربیت

تربیت کے اہم مسئلہ کی طرف بھی حتی المقدور توجہ دی جاتی رہی۔ اس ماہ برادرم عبد الرحمن صاحب کوپی تین دفعہ ایمسٹرڈم سے ملنے کے لئے آئے ان سے مختلف امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ہماری اسلامی بہن رضیہ ایک دفعہ ملنے کے لئے آئیں۔ ہمارے نئے احمدی دوست خالد بھی ایک دفعہ تشریف لائے۔ اسلامی بہن ناصرہ زیرمان سے اکثر ملاقات کے مواقع ملتے رہے خاکسار نے ان سے ان کے قبول احمدیت کے متعلق مضمون لکھوایا اور اس کا ترجمہ کر کے اشاعت کے لئے الفضل کو بھجوایا۔ اسی طرح خاکسار گاہے بگاہے انہیں نماز کے اسباق بھی دیتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری بہن مشن کے کاموں میں اخلاص اور ہمت سے ہماری امداد فرما رہی ہیں

نئے ٹریکٹ کی طباعت

ماہ زیر رپورٹ میں ہم نے اپنے گذشتہ ٹریکٹ کو بعض ترامیم کے ساتھ ... ہزار کی تعداد میں طبع کروانے کا انتظام کیا اس دفعہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کے مسئلہ کو بھی ٹریکٹ میں درج کیا گیا۔ اس ٹریکٹ کو ملک کے مختلف حصوں میں باقاعدہ پروگرام کے مطابق تقسیم کیا جا رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے

تبلیغی سفر

ایک دفعہ برادرم حافظ صاحب اور خاکسار کو ایمسٹرڈم جانے کا موقع ملا۔ برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بھی ہمراہ تھے۔ وہاں برادرم عبد الرحمن صاحب کوپی سے ملاقات کی اسی طرح دوسرے نئے احمدی دوست عبد الرحمان صاحب سے بھی ملاقات کا انتظام کیا گیا تربیتی امور کے متعلق ان سے گفتگو کرنے کی توفیق ملی ایک دفعہ خاکسار ڈیلفٹ (Delft) گیا اور اپنے دوست مسٹر Von Berg سے ملاقات کی یہ دوست اسلام سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اب اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہماری میٹنگوں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔ ایک روز برادرم حافظ صاحب برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے ہمراہ روٹرڈم گئے۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے اسی طرح آپ نے برادرم آرچرڈ کے ہمراہ لائیڈن جا کر العطاس سے ملاقات کی۔ ایک دفعہ خاکسار نے بھی لائیڈن جا کر ٹریکٹ تقسیم کئے

ڈچ ترجمہ قرآن

ڈچ ترجمہ قرآن کی طباعت کے سلسلہ میں ابتدائی امور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا ترجمہ کی تین کاپیاں ٹائپ ہو چکی ہیں۔ ترجمہ کا کچھ حصہ ابھی قابل اصلاح ہے۔ تکمیل ہو جانے کے بعد ترجمہ کی طباعت سے متعلقہ انتظامات حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں شروع کئے جائینگے۔ یہ نہایت ہی مبارک کام ہے۔ اس لئے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ یہ بابرکت کام خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکے۔

انتظامی اجلاس

ماہ زیر رپورٹ میں ہفتہ وار انتظامی اجلاس ہوتے رہے۔ جن میں مشن کے کاموں کو باقاعدہ پروگرام کے مطابق آپس میں تقسیم کر کے سرانجام دینے کی کوشش کی یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ مفید ثابت ہو رہا ہے۔ باہمی غور و خوض کر کے کام میں وسعت پیدا کرنے اور تبلیغ کے کام کو پھیلانے کے بارہ میں یہ اجلاس کارآمد ہیں

متفرق

ماہ زیر رپورٹ میں قائد اعظم محمد علی صاحب جناح کی وفات کی خبر موصول ہوئی۔ اس موقع پر مشن کی طرف سے تعزیت کا ریزولیوشن پاس کر کے اسکی کاپیاں گورنر جنرل صاحب پاکستان۔ وزیر اعظم صاحب پاکستان۔ ہائی کمشنر صاحب لنڈن ڈان اور الفضل کو بھجوائی گئیں۔ وزیر اعظم صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تار حسب ذیل جواب بھجوایا

"Deeply appreciate your kind message of sympathy. Please convey thanks to members of Ahmadiyya Muslim Mission
Prime Minister Pakistan

اسی طرح گورنمنٹ سے مخالفین احمدیت کی ریشہ دوانیوں کی اطلاع ملنے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورنمنٹ کو جماعت احمدیہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

روزنامہ الفضل
۲۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء

ممالک مشرق وسطی میں برطانوی امریکن پالیسی

مشرق وسطی کے ممالک کی سرحدیں روس سے ملتی ہیں برطانیہ اور امریکہ ایک طرف تو یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان ممالک کو جس طرح بھی ہو سکے اپنے ساتھ رکھا جائے۔ لیکن دوسری طرف وہ فلسطین میں یہودیوں کو شہ دے کر دنیائے عرب کو اپنے آپ سے بدظن کر رہے ہیں۔ اس کا علاج وہ محض سیاسی جوڑ توڑ اور امدادی روپیہ کی جھنکار سے کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی حکمت عملی سے عربوں میں اختلافات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور شاہ شرق اردن کو فلسطین کے عرب علاقہ کا لالچ دیکر عربوں کی جمعیت کو منتشر کرنے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ بے شک ان کی سیاسی چالیں اس وقت تک کامیابی کی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنی ریشہ دوانیوں کی قابلیت پر بہت مطمئن ہیں۔ لیکن وہ مشرق وسطی کے ممالک کا ایک ایسا بلاک بنانا چاہتے ہیں۔ کہ جو اپنے ذاتی مفاد میں تو متفق و متحد نہ ہو سکے۔ مگر برطانوی امریکی مفاد کے لئے کٹ مرے۔ ٹرکی کو تو انہوں نے مشرق وسطی کے ممالک سے بالکل کاٹ رکھا ہے عرب ممالک اور دوسرے مشرق وسطی کے ممالک ایران۔ افغانستان وغیرہ کو وہ اپنے زیر سایہ رکھنا چاہتے ہیں لیکن ان میں اتحاد و اتفاق کا رشتہ صرف اس حد تک پسند کرتے ہیں۔ جس حد تک یہ ممالک ان کے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے آلۂ کار بن سکتے ہیں۔

یہ پالیسی برطانوی امریکی بلاک کے ارباب حل و عقد کے نزدیک خواہ اس وقت کتنی بھی مؤثر ثابت نظر آتی ہو۔ ہمارے خیال میں خود اس بلاک کے لئے انجام کار مفید ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ پالیسی نہائت خود غرضانہ ہے۔ اور ممکن نہیں کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ ایشیا خواب غفلت سے بیدار ہو رہا ہے۔ عرب ممالک اور مشرق وسطی کے دوسرے ممالک اپنے مفاد کو دوسروں کا آلۂ کار بننے پر ترجیح نہ دیں۔

بے شک امریکہ کے پاس ساز و سامان کی بہتات ہے اور برطانیہ کی حکمت عملی بڑی کارگر ہے۔ لیکن اس وقت جمہوری ممالک کو جس دشمن سے پالا پڑا ہے۔ وہ معمولی دشمن نہیں ہے۔ روس خواہ ان سے جنگی ساز و سامان کے لحاظ سے کتنا بھی کمزور ہو لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ان کالموں میں کہا ہے۔ اس کے پاس جو خطرناک ہتھیار ہے۔ اور جس طرح وہ اسکو استعمال کر رہا ہے۔ اس کا مقابلہ نہ تو ایٹم بم کر سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور مہلک طاقت جس پر طاقتور قوموں کو ناز ہو سکتا ہے۔ رہی حکمت عملی تو خواہ یہ حکمت عملی بظاہر کتنی ہی مؤثر کیوں نہ نظر آتی ہو۔ ہماری دانست میں چونکہ اس کی بنیاد خود غرضی پر ہے۔ وہ بھی روس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے شائد نہ ٹھہر سکے۔ اور یہ ممالک جن کا اوپر ذکر ہے۔ محض اس خود غرضانہ حکمت عملی سے بدظن ہو کر ڈر ہے کہ اس سیلاب ہی کا جزو نہ بن جائیں۔

یہ درست ہے کہ مسلمانوں میں اشتراکیت کا پھیلنا مشکل ہے۔ اور دنیا میں کوئی بھی مسلمان مسلمان رہ کر اشتراکی نہیں بن سکتا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اسلامی ممالک دل سے کبھی اشتراکیت کے حامی نہیں ہوں گے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ اگر ان کو موقعہ ملا۔ تو وہ اس موقعہ کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ جو ان کو امریکہ اور برطانیہ کے دام سے آزادی حاصل کرنے کی دعوت دے گا۔

فلسطین کے معاملہ نے امریکہ اور برطانیہ کی خود غرضانہ پالیسی کو بالکل عریاں کر دیا ہے۔ اور اسلامی دنیا محسوس کر رہی ہے۔ کہ اگر یہ دونوں ملک اپنی یہود نوازی سے باز نہ آئے۔ تو روس کو یہاں اپنے قدم بڑھانے اور اپنا جال مضبوط کرنے میں آسانیاں ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ بہت سے عرب اشتراکیت کے مداح ہو رہے ہیں۔ بلکہ لنڈن سے اسٹار ایجنسی کی یہ بھی خبر ہے کہ تقریباً پندرہ سو عرب اور یہودی اشتراکیوں نے ایک سینما میں بڑا شاندار جلسہ منعقد کیا۔ جس میں بڑی پُرزور تقریریں ہوئیں۔ اور سینما ہال کو سٹالین کے اقوال سے مزین کیا گیا تھا

چونکہ اسلام طبعاً اشتراکیت کے خلاف ہے اگر امریکہ اور برطانیہ اسلامی ممالک کو آزادانہ طور پر پنپنے دیں۔ اور فلسطین میں یہودیوں کی طرفداری چھوڑ دیں تو ہمیں یقین ہے کہ مشرق وسطی کے اسلامی ممالک فطرتاً اشتراکیت کے راستہ میں ایک سدِ سکندری بن کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اس طرف سے اطمینان ہو جائے گا۔ ان ممالک کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کو اپنی جارحانہ پالیسی فوری طور پر بدل دینی چاہیئے۔ تاکہ یہ ممالک مجبوری سے نہیں بلکہ رضامندی سے ان طاقتوں کے دوش بدوش کھڑے ہو کر اشتراکیت کے سیلاب کو بڑھنے سے روکنے کے لئے تیار رہیں۔ جس سے جمہوری قومیں اس قدر خوفزدہ ہیں۔

اناج کی ناجائز برآمد

باوجود حکومت کی طرف سے پے بہ پے اپیلوں اور انتباہ کے پاکستان سے اناج کی ناجائز برآمد نہیں رک سکی۔ اور سندھ بہاولپور کی سرحدوں سے برابر ناجائز برآمد ہو رہی ہے۔ اب حکومت سندھ نے اس خطرہ کے خلاف سخت اقدام لینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ چنانچہ کراچی میں خوراک کے افسروں نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے کہ اناج کی ناجائز برآمد کو روکنے کے لئے پولیس کا ایک خاص یونٹ قائم کیا جائے جو خاص طور پر اس کی روک تھام کرے۔ علاوہ ازیں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرحد کے ساتھ ساتھ دس دس میل تک جو اناج پیدا ہوتا ہے۔ اسکے تمام کا تمام حاصل کر لیا جائے۔ اور یہاں سے اناج کہیں منتقل نہ ہونے دیا جائے۔ اور اس علاقے کے لوگوں کو سپیشل کارڈوں پر ضرورت کے مطابق اناج تقسیم کیا جائے۔ اور مغربی ساحل پر آنے جانے والی کشتیوں کی کڑی نگرانی کی جائے

امید ہے کہ اگر ان تدابیر پر پورا پورا عمل کیا گیا۔ تو بڑی حد تک اناج کی ناجائز برآمد رک جائے گی۔ اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ جو عاقبت نااندیش منافع اندوز لوگ گرفتار کیے جائیں۔ ان کو مثالی سزا دی جائے۔ تاکہ ان کا انجام دیکھ کر دوسرے عبرت حاصل کریں۔ اور ایسے ملک و قوم کے دشمنوں سے پاکستان پاک ہو جائے۔

بن گئیں داناؤں کی دانائیاں نادانیاں

دیر تک چلتی نہیں فطرت کی نافرمانیاں
ہیں یہ نافرمانیاں اپنی فنا سامانیاں

ہوگیا ہے فاش تہذیبِ خردمندی کا راز
بن گئیں داناؤں کی دانائیاں نادانیاں

کون کہتا ہے کہ ہے ابلیس اپنے فن میں طاق
سیکھ لے پہلے سیاست کی تو بے ایمانیاں

اسنے کب کمزور ہمسایوں کے لوٹے خانماں
اس نے کب دیں ہیں ہوس کے بھینٹ پر قربانیاں

اپنے ہم جنسوں کا قتلِ عام کب اس نے کیا
اسنے شیطانوں سے برتی ہیں کہاں شیطانیاں

خار تک الجھا نہ اے تنویر راہِ شوق میں
کام آئی ہیں مرے کیا میری بے دامانیاں

سیّد میر داؤد احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ

آج مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء بوقت ½۱۲ بجے دوپہر سید میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ دیگر احباب کے علاوہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب بھی شامل ہوئے۔

عبدالشکور صاحب کنزے واقف زندگی کی لنڈن میں آمد

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ برادرم عبدالشکور صاحب کنزے پاکستان جاتے ہوئے آج یہاں پہنچے۔ برادرم عبدالشکور صاحب کنزے پہلے جرمن ہیں جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت آپ پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ جہاں آپ بطور مبلغ اسلام تربیت حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق ایک دوست کا خط

ذیل میں رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق خواجہ عثمان صاحب چکوال کا ایک خط شائع کیا جاتا ہے جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔ دوسرے احباب کو چاہیئے کہ وہ بھی اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عاجز حضور کی توجہ اس اہم اور ضروری مسئلہ کی طرف مبذول کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ جو جماعت کی نسلی ترقی میں بہت بڑی روک بنا ہوا ہے۔ اور جس کی وجہ سے جماعت کی نسلی ترقی کو بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔

اور اگر اس مسئلہ کا فوری طور پر انسداد نہ کیا گیا۔ تو خدا معلوم اس کا کیا نتیجہ برآمد ہو۔ یہ مسئلہ رشتہ ناطہ کا مسئلہ کا ہے

اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ وقت میں رشتہ ناطہ کے متعلق بہت سی دشواریاں اور الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں اور کچھ پیدا کر دی گئی ہیں۔ اور اس کے متعلق ایسی کڑی اور نامناسب شرائط سے کام لیا جاتا ہے کہ کوئی رشتہ بآسانی سرانجام نہیں پا سکتا۔

پچھلے دنوں الفضل کے ایک پرچہ میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ احمدی لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادیاں کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح احمدی لڑکیاں کنواری ہی بیٹھی رہتی ہیں کس کام کے نہ ہونے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہونی چاہیئے۔ آخر وہ کونسی بات ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدی لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جب ہم غور کرتے ہیں۔ اور آئے ان کے مشاہدات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جماعت میں ایک ایسی مہلک وبا پھیل چکی ہے جس کا بظاہر کوئی علاج نہیں۔ اور وہ وبا یہ ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جس کے ہاں کوئی لڑکی غیر شادی شدہ موجود ہے۔ اس کی سب سے بڑی دلی تمنا یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کی لڑکی کے لئے ایک ایسا خاوند میسر آئے جو جج ہو یا بیرسٹر اور یا پھر کم سے کم گریجوایٹ ضرور ہو۔ اس سے کم حیثیت کا کوئی شخص بھی داماد تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اس مرضی کا نتیجہ ظاہر ہے کہ جو غیر شادی شدہ نہ جج ہوگا نہ بیرسٹر ہوگا۔ اور نہ ہی شومئی قسمت سے گریجوایٹ اس غریب کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ ہی نہیں۔ کہ وہ یا تو ساری عمر کنوارا ہی رہے۔ یا پھر غیر احمدی رشتوں کی طرف متوجہ ہو۔ کیونکہ ایسی حالت میں ایک احمدی لڑکی سے اس کا رشتہ ہونا محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ جبکہ نہ ہی وہ جج ہے نہ بیرسٹر اور نہ گریجوایٹ۔

کنوارا رہنے کی صورت میں اس کا خاندانی سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ بفرض محال کسی غیر احمدی لڑکی سے شادی کرنے میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ تب بھی اس کے اس فعل سے جماعت کی نسلی ترقی کو بہت دھکا لگیگا۔ کیونکہ جب کبھی بھی وہ اس دنیا سے کوچ کر جائیگا تو اس کے بعد اس کے خاندان سے احمدیت بھی ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کی اولاد احمدیت کی تعلیم سے کوسوں دور ہوگی یہ امر مسلمہ ہے کہ ایک بچے کی تربیت میں ماں کا سب سے بڑا دخل ہوتا ہے۔ اور جب کسی بچے کی ماں ہی احمدیت کی مخالف ہوگی۔ اور اسکو احمدیت سے کسی قسم کی بھی دلچسپی نہ ہوگی۔ تو بھلا وہ اپنے بچے کو کیوں کر احمدیت کی طرف راغب کر سکے گی۔ بلکہ جہاں تک اس کا بس چلے گا۔ وہ اپنی اولاد کو احمدیت سے متنفر کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔ اس کی ہمارے سامنے کئی مثالیں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس غیر احمدی لڑکی سے جو بھی اولاد ہوگی۔ وہ صرف احمدیت سے بیزار ہی نہیں بلکہ احمدیت کی اشد ترین مخالف ہوگی

اور بھی بہت سی بڑی بڑی شرائط رشتہ کے موقعہ پر لڑکی والوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں جن کی اجازت نہ تو ہمیں اسلام ہی دیتا ہے۔ اور نہ ہی زمانہ کے حالات کے مطابق وہ قابل قبول ہو سکتی ہیں۔

میں حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور اس مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرما کر جماعت کو تباہی کے گڑھے سے بچائیں۔ والسلام

حضور کا ادنےٰ خادم خواجہ عثمان چکوالی

استبقوا الخیرات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں ہزاروں نصائح فرمائی ہیں وہاں ایک نصیحت استبقوا الخیرات بھی فرمائی ہے۔ یعنی مومن کو چاہیئے کہ نیک کاموں میں وہ بڑھتا رہے۔ اور ایک جگہ رک نہ جائے۔ آج کل مالی قربانی ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ جو شخص التزام کے ساتھ ہر ماہ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ بطور چندہ دے گا وہ جنتی ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب پائے گا۔ اور غالباً اسی استبقوا الخیرات کے ارشاد کے مدنظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو نئے نئے مالی قربانی کے راستے بتاتے چلے آتے ہیں، تا مومن اپنی مالی قربانیوں میں ایک جگہ ٹھہر نہ جائیں گذشتہ سال حضور نے تحریک ستمبر جاری فرمائی۔ اور فرمایا کہ

زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ کم سے کم خرچ کرو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق فرمائے۔

اور گو حضور نے اس میں کچھ ترمیم فرما دی لیکن پھر بھی بعض احباب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے پہلے ارشاد کے ماتحت نہ صرف مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا وعدہ کیا بلکہ عملاً اس وعدہ کو ایفا بھی کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ہیں انہوں نے استبقوا الخیرات کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے حال ہی میں نظارت بیت المال کو اطلاع دی ہے کہ آئندہ وہ اپنی آمد کا پچاس فیصدی نہیں بلکہ اکیاون فی صدی چندہ ادا کیا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ہمارے اور دوستوں کے لئے نمونہ بنائے کہ وہ بھی ان کی نقل میں اپنے وعدوں اور ادائیگی میں خاص اضافے کریں۔ (نظارت بیت المال)

کھال قربانی

عید الاضحیہ پر جو قربانیاں کی جاتی ہیں۔ اُن کی کھالوں کا روپیہ بھی مرکز میں آنا چاہیئے۔ پس ایسے احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے سنت ابراہیمی پر عمل کرنے کی توفیق دی ہو۔ وہ اپنی قربانی کی کھالوں کی قیمت حسب دستور سابق مرکز روانہ فرمائیں۔ مقامی عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس معاملہ میں محبت سے کام لیں۔ نیز خیال رہے کہ اگر اس رقم کا کچھ حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنا ہو۔ تو اس کے لئے نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کر لینی ضروری ہے۔ ترسیل زر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے نام پر ہو (نظارت بیت المال)

اعلان

مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتہ جات کی نظارت ہذا کو ایک نہایت ضروری کام کے سلسلہ میں فوری طور پر ضرورت ہے مہربانی فرما کر اگر یہ خود اعلان پڑھیں یا دیگر احباب میں سے کسی دوست کو اس کا پتہ معلوم ہو۔ تو اس اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(۱) عبد اللہ صاحب کبابی (۲) سید سردار علی شاہ صاحب (۳) خدا بخش صاحب مومن (۴) فاطمہ بیگم زوجہ صوبیدار مظفر خان صاحب (۵) مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ (۶) قریشی محمد حنیف صاحب قمر (۷) ماسٹر محمد اسحاق صاحب (۸) مستری فیروز الدین صاحب محلہ دار البرکات شرقی (۹) ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے نو مسلم دار الفضل (نظارت امور عامہ)

رحمتوں کے مستحق

جو وقت گذر جاتا ہے۔ وہ پھر ہاتھ نہیں آتا اور جو موقعہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ وہ پھر حاصل نہیں ہوتا۔ پس سوچو اور سمجھو اور پھر سوچو اور سمجھو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام وصیت کو معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ اسکے متعلق حضور نے فرمایا ہے کہ "بیشک یہ نظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور ان کی پردہ دری ہوگی" پھر حضور وصیت کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں "اس کام میں سبقت دکھلانے والے ابتدائی میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی" اس لئے آپ جلد وصیت کے نظام میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے مستحق بنیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

میرے دادا

(از مکرم نواب زادہ میاں عباس احمد خانصاحب)

سوانح حیات کی اہمیت

میرے دادا نواب محمد علی خانصاحب کے اوصاف ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے تو انشاء اللہ مشعل راہ رہیں گے ہی۔ لیکن ہمارے علاوہ احباب جماعت کے سامنے بھی آپ کی زندگی اور سوانح کا آنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ میں صرف آپ کو ہی خصوصیت نہیں دیتا بلکہ ان تمام صحابہ کو میرے نزدیک یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ان کی سوانح حیات جماعت کے سامنے آئیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور پھر بیعت کے عہد کو بڑی خوبی کے ساتھ نبھایا اور ایسا نمونہ پیش کیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مشابہ تھا۔ ہمارے مکرم و محترم بزرگ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا ارادہ ہے کہ آپ کی مکمل سوانح عمری لکھیں اس کے لئے کچھ مواد ان کے پاس تھا۔ کیونکہ آپ ان کے پرانے جاننے والوں میں سے ہیں۔ اور کچھ مواد انہوں نے دوسرے لوگوں سے اکٹھا کیا ہے اور کچھ اکٹھا کر رہا ہی ہے۔ اس سوانح حیات کو پڑھ کر ہر شخص انشاء اللہ خود اندازہ لگائے گا کہ آپ کن پاک اوصاف کے مالک تھے۔ وہ سوانح حیات تو جب خدا تعالےٰ عرفانی صاحب کو توفیق دے گا تحریر ہوں گے اور خدا کرے کہ آپ کو جلد انہیں تحریر کرنے کی توفیق ملے تاکہ وہ نیک نفوس کے واسطے فائدہ کا اور دادا کے لئے ترقی مدارج کا ذریعہ ہوں۔

عرصہ سے میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے بارہ میں اپنے تاثرات تحریر کردوں۔ ان کی زندگی کے وہ واقعات جو مجھے یاد ہیں اور میری طبیعت پر ایک گہرا اثر ڈالتے ہیں میں چاہتا ہوں تحریر کردوں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اول تو میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو پورا کرنیوالا ہونگا جس میں آپ فرماتے ہیں اذکروا موتاکم بالخیر۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کے نیک اوصاف شائد قارئین الفضل کے لئے بھی نیکی کی تحریص کا ذریعہ بن جائیں۔ اس خواہش کے مطابق میں قارئین الفضل کے سامنے آپ کے کچھ حالات و واقعات اور خصائص پیش کرتا ہوں۔

ابتدائی حالات اور قبول احمدیت

دادا ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ ریاست مالیرکوٹلہ کے رؤسا میں سے تھے۔ آپ کے والد نواب غلام محمد خانصاحب کے زمانہ میں ریاست دو حصوں میں تقسیم تھی۔ اور ہر حصہ ریاست کے رئیس علیحدہ علیحدہ خود مختار تھے۔ ان کی اپنی فوج تھی اور باقی کل اختیارات بھی اپنے تھے۔ نواب غلام محمد خانصاحب بھی ایک حصہ ریاست کے خود مختار رئیس تھے۔ انگریزی سلطنت کے زمانہ میں ریاست کو واحد یونٹ میں تبدیل کردیا گیا۔ اور دو رؤسا میں سے ایک سے اختیارات فوجداری و دیوانی لے لئے گئے۔ اور صرف ایک واحد رئیس کے سپرد کر دئیے گئے جو رئیس ان اختیارات سے محروم کردئیے گئے تھے ان کے لئے خاص مراعات رکھی گئیں جن کی وجہ سے ریاست میں ان کی حیثیت عام رعایا کی طرح نہیں تھی بلکہ انہیں خاص حقوق حاصل تھے آپ کے پانچ بھائی تھے اور چار بہنیں۔ بھائیوں میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے آپ تھے۔ سر ذوالفقار علی خانصاحب بھی جنہیں کسی زمانہ میں ہندوستان کی سیاسیات میں کافی اہمیت حاصل تھی آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ تین بھائی شیعہ مذہب کے پیرو تھے۔ اور نواب ذوالفقار علی خانصاحب سنی عقائد رکھتے تھے۔ آپ ابتداء میں شیعہ تھے۔ مذہب کے مختلف مسائل پر غور کرنے کی عادت آپ کو بچپن سے تھی اسی غور کا نتیجہ تھا کہ کچھ عرصہ بعد شیعہ مذہب سے بدظن ہو گئے۔ سنی مذاہب کا مطالعہ کیا لیکن طبیعت نے تسلی نہ پائی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کچھ عرصہ کے لئے دہریہ خیالات کی طرف مائل ہو گئے۔

اس تحقیق کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت آپ تک پہنچی۔ کچھ عرصہ کی خط و کتابت کے بعد آپ پر احمدیت کی صداقت کھل گئی اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگئے آپ کی متجسس طبیعت نے احمدیت میں آکر تسلی پائی۔ آخر تک بڑے استحکام کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ آپ کی کچھ خط و کتابت جو احمدیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوئی آئینہ کمالات اسلام میں بھی درج ہے۔ آپ نے ۱۸۹۳ء میں احمدیت کو قبول کیا اور ۱۹۰۱ء میں ہجرت کرکے قادیان میں آباد ہوگئے۔

صداقت احمدیت کی ایک دلیل

جس زمانہ میں آپ نے احمدیت کو قبول کیا اس میں رؤساء ہندوستان کو خاص عزت اور امتیاز حاصل تھا۔ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حجۃ اللہ کا الہام ہوا۔ اور حضور علیہ السلام نے اس الہام کی تشریح یہ بیان فرمائی کہ آپ کو خدا تعالےٰ قیامت کے روز آپ کے رشتہ داروں اور قبیلہ کے لئے بطور حجت پیش کرے گا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو تاکید فرمائی کہ اس الہام کے پیش نظر آپ اپنے گروہ کے لوگوں کو احمدیت کی دعوت سے اچھی طرح آگاہ کر دیں۔ اس ضمن میں میں اس نکتہ کو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ کی آواز پر خدا تعالےٰ نے ہر گروہ کے چیدہ چیدہ آدمی آپ کے ہاتھ پر جمع کر دئیے تا ان کا احمدیت قبول کرنا اس گروہ کے باقی لوگوں کی خوابیدہ فطرت کو جگا دے اور وہ بھی احمدیت کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کی صداقت کو پرکھیں۔

دینی فرائض کی ادائیگی

آپ فرائض اسلامیہ کے ادا کرنے میں خاص تعہد سے کام لیتے تھے پانچ وقت نماز کا پورا التزام کرتے تھے۔ نماز باجماعت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں بعض بیماریوں کی وجہ سے نماز باجماعت میں شریک نہیں ہو سکتے تھے لیکن بیماری سے پہلے جہاں کہیں بھی ہوں نماز باجماعت کا انتظام رکھتے تھے۔ مالیرکوٹلہ میں شیروانی کوٹ جہاں آپ کی جائے رہائش تھی وہاں آپ کی اپنی مسجد تھی۔ گھر کے احمدی ملازمین کی معیت میں آپ وہاں باقاعدہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ رمضان کے روزے بڑی باقاعدگی کے ساتھ رکھتے بلکہ رمضان کے بعد مسنون چھ روزے بھی رکھتے۔ نوافل کی ادائیگی کا بھی آپ کو بہت خیال رہتا۔ آپ باقاعدہ تہجد گذار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی بھر میں شاید ہی کوئی نماز تہجد چھوڑی ہو۔ قرآن کریم کی ہر روز صبح بالالتزام تلاوت کرتے تھے رمضان کے بعد مسنون چھ روزوں کے علاوہ دوسرے نفلی روزے بھی قریباً ہر سال رکھا کرتے تھے۔ اشراق کی نماز بھی کئی دفعہ میں نے آپ کو پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ فرض نمازوں کے بعد نوافل بھی ادا کیا کرتے تھے۔

علوم دینیہ سیکھنے کی تڑپ

علوم دینیہ سیکھنے کا شوق شغف کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ اور اسی شغف کا نتیجہ تھا کہ علوم دینیہ پر مشتمل ایک کافی بڑی لائبریری آپ نے جمع کر رکھی تھی جس میں بعض نادر کتابیں بھی موجود تھیں۔ عام طور پر کوئی نہ کوئی عالم آپکے پاس ضرور ملازم رہتا یا مہمان کے طور پر قیام رکھتا تھا اور ان علماء سے علوم دینیہ کے متعلق گفتگو کرنا اور نئے علوم پڑھنا آپ کا خاص شغلہ تھا۔ علوم دینیہ سے متعلق باتیں کرنے میں آپ کو اتنا شغف تھا کہ بعض وقت گھنٹوں آپ لگاتار گفتگو کرتے چلے جاتے اور کبھی نہ تھکتے بلکہ میں نے محسوس کیا کہ بعض لوگ ان امور کے متعلق آپ سے گفتگو کرنے سے گھبرانے لگے تھے بوجہ اس کے کہ آپ ان امور کے متعلق بڑی سیر کن گفتگو کرتے اور اس کے ہر پہلو پر بڑی چھان بین کے ساتھ غور کرتے۔ ایسے وقت میں آپ کو بھوک اور پیاس کی پرواہ نہ تھی۔ مجھے یاد ہے کہ بسا اوقات جب آپ کسی ایسی گفتگو میں مصروف ہوتے۔ اور کھانے کا وقت آجاتا آپ کو بار بار کہلا کر بھیجا جاتا کہ کھانا تیار ہے لیکن پھر بھی آپ بوجہ اس شغف کے جو آپ کو دینی امور میں تھا اپنی گفتگو جاری رکھتے یہانتک کہ ایک سیر کن گفتگو اس موضوع پر ہو جاتی۔

بزرگان سلسلہ سے عقیدت

میں تحریر کرچکا ہوں کہ قریباً ہر وقت ایک عالم آپ کے پاس ملازم رہتا تھا اور اس کے رکھنے کا ایک مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ آپ سے علمی موضوعات پر تبادلہ خیالات کرتا رہے تا علوم کی پوری طرح چھان بین ہو سکے۔ اور دوسرا مقصد یہ تھا تا وہ تبلیغ کرے۔ نمازیں پڑھائے اور بچوں اور ملازمین وغیرہ کی تربیت کا ذریعہ بنے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے جید علماء اور بزرگوں سے بھی آپ کے گہرے تعلقات تھے۔ اور ان سے آپ خاص محبت رکھتے تھے۔ ان لوگوں میں سے کوئی نہ کوئی آپ کا مہمان رہتا۔ آپ ان لوگوں کی بحد عزت کرتے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے تو یہ بات دور از حقیقت نہ ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے آپ کو بحد محبت تھی۔ سلسلہ کے بزرگوں میں سے حضرت پیر عنایت علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اکثر آپ کے پاس رہتے تھے۔ اسی طرح شیخ غلام احمد صاحب واعظ سے آپ کو خاص انس تھا۔ اور شیخ صاحب موصوف اکثر آپ کے ہاں مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ شیخ صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اور ایک نہایت ہی بزرگ انسان صاحب کشوف اور الہام تھے۔ اسی طرح بھائی عبدالرحیم صاحب بڑے لمبے عرصہ تک آپ کے ساتھ رہے ہیں۔ بھائی جی موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں سکھ سے مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت بھائی جی کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے میرے دادا کو ان سے بھی خاص انس تھا۔ علماء میں سے حضرت حافظ مولوی روشن علی صاحب کافی عرصہ تک آپ کے ساتھ رہے ہیں۔

علماء کے متعلق آپ کا ایک خاص بلند نظریہ تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ صحیح معنوں میں پورا مولوی آپ نے سوائے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں دیکھا۔ مولوی ہونے کے لحاظ سے آپ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی بھی تعریف

کیا کرتے تھے لفظ مولوی کو آپ بہت بڑی عزت کا خطاب سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے زیادہ لوگوں کو اس لفظ کا اہل نہیں سمجھتے تھے۔

تبلیغ کا شوق

آپ کو تبلیغ کا خاص شوق تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق آپ نے اپنے تمام اقرباء کو احمدیت کی دعوت اچھی طرح پہنچائی تھی کہ اپنی وفات کے قریب ایک دفعہ پھر اپنے اقرباء کو قادیان سے تبلیغی خطوط لکھے۔ اپنے اقرباء اور عزیزوں کو تبلیغ کرنے کے علاوہ آپ دوسرے لوگوں کو بھی تبلیغ کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ کئی دفعہ آپ نے اپنے مزارعین میں سے سکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو کھانے پر بلایا اور اس کے بعد خود احمدیت کا پیغام انہیں پہنچایا۔ تبلیغ کا آپ کو اتنا شوق تھا کہ اگر کوئی نہایت چھوٹا اور معمولی آدمی بھی مذہب کے بارہ میں آپ سے استفسار کرتا آپ اسے بڑی خندہ پیشانی سے جواب دیتے۔ اور گھنٹوں اس سے باتیں کرنے کو عار نہیں سمجھتے تھے۔

شرعی احکام کی پابندی اور دنیوی رسوم سے بیزاری

آپ کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ قریباً تمام امور میں احکام شرعیہ کا خاص خیال رکھتے تھے۔ لباس میں نہایت سادہ تھے۔ ریشم کبھی نہیں پہنتے تھے۔ سونے کا استعمال کبھی روا نہ رکھا اور اسی طرح چاندی کے برتن وغیرہ کبھی استعمال نہ کئے۔ رسوم سے کلیۃً اجتناب کرتے تھے۔ ریاست مالیر کوٹلہ میں رسوم کی بھرمار تھی اور ہمارے اقرباء خاص طور پر ان رسوم کے بہت پابند ہیں میرے دادا کبھی ان رسوم میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے تھے۔ والیٔ ریاست وغیرہ سب آپ سے ڈرتے تھے کہ آپ کے سامنے کوئی رسم ادا نہ کی جائے والیٔ ریاست کی لڑکی کے ساتھ جب میرے چچا کی شادی ہوئی تو اس شادی سے پہلے آپ نے یہ شرط تسلیم کرا لی تھی کہ کوئی رسم ادا نہ کی جائے گی۔ اور شادی نہایت سادہ اسلامی طریق پر ہوگی۔ رسموں سے آپ اجتناب اس لئے کرتے تھے کہ اول آپ کے نزدیک تمام رسوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے خلاف ہیں۔ اور دوئم اس لئے کہ رسوم کی ادائیگی کی وجہ سے غرباء بیچارے مارے جاتے ہیں۔ کیونکہ دوسروں کی دیکھا دیکھی انہیں بھی ان رسوم میں حصہ لینا پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان رسوم کو ادا کرنا ان کے لئے ایسا بار ہو جاتا ہے جسے وہ برداشت نہیں کر سکتے اور وہ پس کر رہ جاتے ہیں۔ شادی کے موقعہ پر ہمارے ہاں عام رواج ہے کہ جب برات لڑکی کے گھر جاتی ہے تو لڑکی والے چاول یا کھانا پیش کرتے ہیں۔ آپ اسے بھی رسم سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے یہ ثابت نہیں سوائے اس کے کہ برات باہر آئی ہو کوئی ضرورت نہیں کہ برات کو چائے یا کھانا پیش کیا جائے۔ چنانچہ اس وجہ سے جتنی بھی آپ کے لڑکوں کی شادیاں ہوئی ہیں آپ نے کسی برات کے ساتھ بھی باوجود لڑکی والوں کے اصرار کے کھانا تناول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی منع فرما دیا ہے کہ لڑکی والے خواہ مخواہ برات کو جبکہ وہ مقامی ہو کھانا پیش نہ کیا کریں۔ کیونکہ دیا کرنا رسم کی صورت اختیار کرتا جا رہا تھا اور ڈر پیدا ہو گیا تھا کہ اس رسم کی زد غرباء پر نہ پڑے۔

غرباء پروری اور یتامیٰ کی خبر گیری

آپ میں غرباء پروری کا وصف بھی نمایاں تھا۔ کئی لوگوں کو آپ نے تعلیم دلوائی۔ اور ان میں سے بعض آجکل اعلےٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اور کئی غریب خاندان تھے جن کے ماہانہ وظیفے مقرر کئے ہوئے تھے۔ اپنے دائیوں کھلائیوں اور تعلق داروں کا خاص خیال رکھتے تھے اور ایک حد تک ان کا احترام بھی کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ بچپن میں اپنے دائے کھلائے وغیرہ میں سے کسی سے میں درشت کلامی سے پیش آیا۔ اس کا علم آپ کو ہو گیا۔ آپ نے مجھے بلایا اور بڑی محبت سے یہ فرمایا کہ یہ لوگ جو تمہارا یہاں کام کرتے ہیں یہ محض تمہارے نوکر ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اس خاندان کے دائے کھلائے ہیں۔ اس لئے ان سے نوکروں والا سلوک ٹھیک نہیں۔ آپ نے اپنے گھر میں کئی کنبے غرباء کے رکھے ہوئے تھے اور ان کا رکھنا اپنی جاہ و حشمت کے لئے نہیں تھا بلکہ اس لئے تھا تا ان کی پرورش ہوتی رہے۔ یتیموں کی خبر گیری بھی آپ کا ایک نمایاں وصف تھا۔ بعض یتیم یہ مضمون لکھتے ہوئے بھی میرے ذہن میں ہیں جنہیں بڑی محبت سے اپنوں کی طرح آپ نے پالا اور ہم لوگوں کو کبھی احساس نہیں ہوا کہ وہ نوکروں کی طرح رہ رہے ہیں بلکہ وہ لوگ بڑی عزت کے ساتھ دوستوں کی طرح رہتے تھے۔ اپنے اقرباء میں سے جو غریب تھے ان کا بھی آپ خاص خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ ہمارے مالیر کوٹلہ کے اقرباء میں سے کئی ہیں جن کی آپ نے پرورش کی ہے اور انہیں تعلیم وغیرہ دلائی ہے رشتہ داروں کی تعلیم اور پرورش کا بھی آپ کو خاص خیال تھا۔ چنانچہ مالیر کوٹلہ کے کئی غریب سیّد خاندان ہیں جنہیں آپ نے پڑھوایا اور انہوں نے اعلےٰ ترقیات بھی حاصل کیں الغرض میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے غرباء کے بارہ میں اسلام کی جو تعلیم ہے اس پر کافی حد تک ہمت کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہمارے لئے ایک بہت ہی نیک نمونہ چھوڑا ہے۔

غیبت سے نفرت

آپ میں ایک اور وصف جس کا میں تو شاہد نہیں۔ لیکن میری خالہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ شاہد ہیں۔ اور وہ ایسا وصف ہے کہ میری خالہ ہی اس بارہ میں بہتر شاہد ہو سکتی ہیں۔ وہ وصف یہ تھا کہ آپ نہ کسی کی غیبت سنتے تھے۔ اور نہ کسی کی چغلی کرتے تھے۔ یہ وصف بہت زیادہ قابل ستائش ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں مندرجہ بالا دونوں مرضیں بہت زیادہ عام ہیں اور مجالس کی رونق انہی امراض کا شکار ہے۔

خاندانِ نبوت کا احترام

ایک اور بات جو میرے نزدیک آپ کے فضائل میں بارز حیثیت کی تھی وہ یہ تھی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے محبت رکھتے تھے۔ اور ان کا احترام بھی بہت کرتے تھے میرے بڑے ماموں حضرت مرزا بشیر الدین احمد صاحب حالانکہ آپ کے داماد ہیں اور انکی اولاد کے برابر ہیں لیکن آپ جب حضرت میاں صاحب سے ملتے تھے۔ تو آپ کے چہرے اور ملنے کی طرز سے نمایاں طور پر محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو حضرت میاں صاحب کا بہت ادب ہے میری والدہ بھی اس بات کی گواہی دیتی ہیں۔ کہ دادا کو اس بات کا خاص لحاظ تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی گواہی کے علاوہ دیکھنے والے بھی نمایاں طور پر محسوس کر سکتے تھے۔ کہ آپ اس بات کا کس درجہ لحاظ رکھتے تھے۔ اسی طرح میری امی سے بھی جو آپ کی بہو ہیں آپ خاص سلوک فرماتے۔ اس کی وجہ بھی یہی احساس تھا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی ہیں۔

آپ کی ایک خصوصیت جو آج کل کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ یہ تھی کہ آپ کو امور شرعیہ پر عمل کرنے کا خیال نہ صرف اپنی ذات کے لئے تھا۔ بلکہ اپنے متعلقین کے بارے میں بھی آپ کو فکر رہتی تھی کہ وہ احکام دینیہ پر پوری طرح عمل کریں۔ اور جہاں تک آپ کا بس تھا۔ اس بارہ میں کوشش فرماتے رہتے تھے۔

دیگر اوصاف

اس کے علاوہ اور اوصاف جو ہمیں آپ میں نمایاں محسوس ہوتے تھے۔ اور جن کے متعلق علیٰ وجہ البصیرت ہم گواہی دے سکتے ہیں۔ ان میں سے بڑے بڑے اوصاف یہ تھے۔ اولوالعزمی۔ خودداری۔ استقلال۔ شجاعت۔ اور بہادری جب کسی بات کے متعلق سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ کر لیتے تو پھر اس پر تو پھر اس پر بڑی سختی کے ساتھ استقلال کے ساتھ قائم رہتے۔ جب تک کوئی بات سمجھ میں نہ آجائے۔ اولاد۔ اقرباء اور دوستوں کی مخالفت اور فہمائش بھی آپ کو اپنے نظریہ سے پھیر نہیں سکتی تھیں۔

خلافت سے گہری وابستگی

خلافت سے آپ کو گہری وابستگی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بے حد ادب و احترام کرتے اور باوجود اس خودداری کے جو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے بالکل ایک عاجز خادم کی حیثیت سے پیش ہوتے۔ اور دیکھنے والا محسوس کر سکتا تھا۔ کہ خادم اپنے مخدوم کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔

آخر عمر کا ایک واقعہ

آپ کی زندگی کا ایک واقعہ بعض لوگوں کے دلوں پر برا اثر ڈالتا ہے۔ اور وہ یہ کہ آخر عمر میں آپ مقروض ہو گئے تھے۔ یہ قرضہ قریباً تین لاکھ کے قریب تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں آپ کی جائداد صرف مالیر کوٹلہ میں ہی پندرہ ہزار ایکڑ یعنی ۶۰۰ مربعہ تھی۔ اس جائداد کے مقابلہ میں جو آپ کی تھی قرضہ ایک بہت حقیر رقم تھا۔ اپنی زندگی میں آپ نے اس قرضہ کو اتارنے کے لئے قسطیں مقرر کر دی تھیں۔ جو اب جاری ہیں۔ یہ قرضہ آپ کے لئے باعث عار صرف اس صورت میں ہو سکتا تھا۔ کہ جب یہ آپ کی جائداد کی قیمت سے زیادہ ہوتا۔ لیکن اس صورت میں جب کہ یہ قرضہ آپ کی جائداد کی قیمت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ میرے نزدیک اس کو باعث عار اور عصیان سمجھنا غلطی ہے۔ آپ پر جو قرض تھا وہ کسی فضول خرچی کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ بعض ایسے اتفاقی حالات پیدا ہو گئے تھے۔ جن کی وجہ سے آپ مقروض ہو گئے۔ اس بارہ میں آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرا یہ قرضہ کسی فضول خرچی کی بناء پر نہیں ہے

بقیہ صفحہ (۲)

ہالینڈ کی طرف سے خطوط لکھے گئے۔ جن میں مناسب اقدام کرنے کی درخواست کی گئی۔ برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے دس روز ہمارے ہاں قیام کیا۔ اپنے مخلص احمدی بھائی سے مل کر ہمیں بہت خوشی ہوئی آپ کا قیام تبلیغ کے سلسلے میں کئی لحاظ سے مفید رہا۔ آپ کی خواہش کے مطابق یہاں کے بعض احمدی احباب سے ان کی ملاقات کروائی گئی۔ علاوہ ازیں ریویو میں کم از کم دو تبلیغی خطوط لکھنے کی بھی توفیق ملی۔ آخر میں احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں قبول فرمائے اور احمدیت کے استحکام کے جلد از جلد سامان بہم پہنچائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کو کما حقہٗ پورا فرمائے۔ اور ہم ناچیز خدام احمدیت کو اپنے پیارے آقا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اعلیٰ سے اعلیٰ خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرما دے۔ اللہم آمین

لندن میں عرب طلباء کا ہوسٹل

لندن ۱۴ اکتوبر:- برطانوی عربی ایسوسی ایشن لندن میں عرب طلباء کے لئے ایک ہوسٹل کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایسوسی ایشن نے حال ہی میں بلگریویا کے ضلع میں جہاں عرب دفتر اور سعودی عرب قونصل خانہ واقع ہے۔ ایک مکان حاصل کیا ہے اب اس مکان کو آراستہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں ۲۰ طلباء کے قیام کی جگہ ہوگی۔ جب ایسوسی ایشن کا فنڈ اس کی اجازت دیگا۔ تو اس میں زیادہ طلباء کے لئے جگہ مہیا کی جاسکے گی۔ (اسٹار)

قیدیوں کے تبادلے میں رکاوٹ کی وجہ

لاہور ۷ / اکتوبر:- مشرقی اور مغربی پنجاب میں قیدیوں کے تبادلے میں پھر رکاوٹ واقع ہوگئی ہے۔ ذمہ دار حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت آخری گروہ کو اس وقت تک نہیں بھیجے گی۔ جب تک ۵۰۰ قیدی جو اس کی فہرست میں ہیں اور جو یا تو رہا کر دیئے گئے ہیں اور یا اتنے بیمار ہیں کہ انہیں کراچی سے منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ پیش نہ کر دیئے جائیں۔ یاد رہے مغربی پنجاب کے ڈپٹی ہوم سیکرٹری میاں عبد الصمد نے بین المستعمراتی کانفرنس میں مشرقی پنجاب کی حکومت پر یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اگر کوئی نزاعی سوال پیدا ہو تو اس سے قیدیوں کے تبادلہ پر کوئی اثر نہیں پڑیگا دونوں حکومتوں کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے اور توقع ہے کہ معاملہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو جائیگا اور آخری گروہ چار یا پانچ دن میں پاکستان کے لئے روانہ ہو جائے گا۔ اب تک ۱۱۱۱ قیدی مشرقی پنجاب گئے اور ۷۰۰ قیدی مغربی پنجاب کو جا اور آ چکے ہیں (اسٹار)

شکریہ احباب و مزید درخواست دعا

میں اُن تمام احباب کی ممنون ہوں جنہوں نے ہمارے وطن کی خیر و عافیت کی دعائیں کیں۔ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دشمن کے شر سے ایک بڑی حد تک محفوظ رکھا ہے۔ مگر جو تازہ اطلاعات آئی ہیں اُن میں یہ رپورٹ بھی ہے کہ جناب غلام قادر مشرق صاحب اور غلام حسین صاحب کے مکان دو دکان ہندوستانی فوجی لٹیروں کی شرارت سے لُٹ گئے۔ اور میرے والد صاحب قبلہ سیٹھ عبد اللہ اللہ دین صاحب کا کارخانہ جو ان کے مکان سے ملحق تھا لوٹا گیا۔

احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دشمن کے مزید شر سے مامون و محفوظ رکھے۔ اور ملک میں امن کی صورت پیدا کر دے۔ آمین

نیز یہ بھی درخواست ہے کہ میری والدہ محترمہ کو جو عرصہ سے اگزیما میں مبتلا ہیں۔ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (زینب حسن)

مساجد کی بے حرمتی اور اسلام کی توہین کے دلخراش نظارے

یہودیوں کی شرمناک حرکات پر لندن ٹائمز کے نامہ نگار کا تبصرہ

بیت المقدس ۲۷ اکتوبر:- اطلاع مظہر ہے کہ نجب میں مساجد کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ اور عربوں کے مکانوں کو کلی طور پر تباہ کیا جا رہا ہے۔ وہاں سے ۷۰ ہزار عرب باشندے یہودی فوجوں کی پیشقدمی سے قبل بھاگ گئے تھے۔ دیہات خالی پڑے ہیں۔ اور فوجوں کی آمد و رفت کے شور کے سوا تمام علاقے پر سکوت کا عالم طاری ہے۔ بہت سے مکان لوٹ لئے گئے۔ اور بہت سے نذر آتش ہو چکے ہیں۔ اخبار لندن ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بیرشبیہ میں اسرائیلی فوج کے ممبر ابھی ان مکانوں کو لوٹ رہے ہیں۔ جو بمباری سے بچ گئے ہیں۔ نامہ نگار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ ان یہودی فوجیوں کا رویہ جو مساجد کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ انتہائی شرمناک ہے۔ مساجد کی عالیشان عمارتوں میں مقدس کتابوں کو پھاڑا اور جلایا جا رہا ہے۔ بعض مساجد میں تو یہودی فوجیوں نے نماز پڑھنے کی نقل اُتار اُتار کر انتہائی بیہودگی کا مظاہرہ کیا ہے یہودی عورتیں اور بچے ان انسانیت سوز حرکات پر بجائے افسوس کے ٹھٹھے لگا لگا کر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان تمام مصائب کے باوجود عرب باشندے جہاں تک ان کے بس میں تھا ان برطانوی اور آسٹریلوی سپاہیوں کی قبروں کو بچاتے رہے۔ جو بیرشبیہ میں ۱۹۱۷ء میں ہلاک ہوئے تھے۔ (اسٹار)

شرق اردن کے نمائندہ کی غیر متوقع آمد

عمان ۱۷ اکتوبر:- لبنان میں شرق اردن کے وزیر مختار فرحان بے سبلاط غیر متوقع طور پر عمان پہنچے۔ خیال ہے کہ ان کی آمد فلسطین کی صورت حال کے سلسلہ میں ہے۔ (اسٹار)

لندن اور عمان میں کرنسی کا معاہدہ

عمان ۱۷ اکتوبر:- شرق اردن کے ساتھ کرنسی کے متعلق مذاکرات کرنے کے بعد برطانوی خزانہ کے ماہرین کرنسی عمان سے لندن واپس روانہ ہوگئے۔

اطلاع ہے کہ شرق اردن کی درآمد کے لئے ضروری کرنسی کی حقداری کے متعلق ایک معاہدہ ہوگیا ہے۔ اور توقع ہے کہ برطانوی حکومت کی منظوری کے بعد ایک اعلان جاری کر دیا جائیگا

کشمیر کے ۳۰ لاکھ مسلمان ہندوستان کے حوالے نہیں کئے جا سکتے

یہ کہنا بالکل درست ہے کہ کشمیر پاکستان کا ہی ایک حصہ ہے!

لندن ۱۷ اکتوبر:- کل رات کلارج ہوٹل میں پاکستان کے وزیر اعظم نے تمام دنیا کے اخباری نمائندوں کی ایک پریس کانفرنس طلب کی جس میں بہت سے ممالک کے نمائندے شامل ہوئے۔ اس کے بعد آپ مسٹر ایٹلی سے آخری ملاقات کی۔ اور مسٹر چرچل سے ملاقات کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ دونوں ملاقاتوں میں کشمیر کے مسئلہ پر گفت و شنید کی گئی۔ کیونکہ مسٹر لیاقت علی خان نے اس بات کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ مسٹر ایٹلی نے اپنے مکان پر جو دو ملاقاتیں پنڈت نہرو کے ساتھ کی تھیں سو وہ ناکام رہی ہیں

جب اس مسئلہ پر کانفرنس میں سوال کیا گیا۔ تو مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ میں پنڈت نہرو سے مل چکا ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے حالات اب بھی وہی ہیں۔ جو ۱۹۴۷ء میں تھے۔ مسٹر لیاقت علی خان سے کشمیر کے مسئلہ پر بہت سے سوالات کئے گئے۔ اور ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ میں کبھی اس چیز کو تسلیم کرنے پر راضی نہیں ہوں گا کہ کشمیر کے ۳۰ لاکھ مسلمانوں کو ہندوستان کے حوالے کر دیا جائے۔ اس سے قبل مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ کہ کشمیر کے متعلق حالات یہ ہیں کہ ہم نے استصواب رائے عامہ کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ اگر میں یہ کہتا کہ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے تب بھی میرا یہ کہنا درست تھا۔ مسٹر لیاقت علی خان نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ بدقسمتی سے پاکستان اور ہندوستان استصواب رائے عامہ کی شرائط کے متعلق متفق نہیں ہو سکے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ بالکل غیر جانبدارانہ طریقے پر کی جائے۔ اور میرے ہندوستان کے وزیر اعظم یہ چاہتے ہیں۔ کہ استصواب رائے عامہ ہندوستانی فوجوں کی زیر نگرانی کیا جائے۔ اور اس کے لئے شرائط بھی وہ اپنی ہی منوانا چاہتے ہیں۔

مسٹر لیاقت علی خان سے سوال کیا گیا۔ آپ کس قسم کے فیصلہ کو غیر جانبدارانہ تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہم اس فیصلہ کو منظور کر لیں گے جس کو تین غیر جانبدار اشخاص غیر جانبدارانہ بتلا دیں۔ جب دولت مشترکہ پاکستان کے تعلق کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا تین نئے ممبرات کے شامل ہونے سے دولت مشترکہ کا تصور تبدیل ہو گیا ہے انہوں نے مزید بتلایا۔ اب یہ آزاد سلطنتوں کی دولت مشترکہ ہے۔ جو کہ زندگی کے ایک ہی نقطہ نظر پر یقین رکھتی ہیں اور ایک ہی قسم کی جمہوریت کی حامی ہیں۔ یہ رشتہ نسلی رشتہ سے زیادہ استوار ہے مجھے دولت مشترکہ کا مستقبل نہایت شاندار نظر آتا ہے۔ بشرطیکہ ہر ایک ممبر اس بات کا خیال رکھے کہ اس جماعت کے ممبر کی حیثیت سے اُس کے کیا فرائض ہیں۔ اور تمام ملکوں کو امن قائم رکھنے میں کیا کیا کرنا ہے“ مسٹر لیاقت علی خان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ پاکستان امن و امان قائم رکھنے۔ اور انسانی ترقی کے کام میں اپنا پارٹ ادا کرتا رہے گا۔ ہمارے سامنے ایک مشن ہے۔ اور اگر اس میں ہم یقین نہیں رکھتے۔ تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارا مشن ترقی اور امن و امان قائم کرنا ہے (اسٹار)

کراچی میں آزاد کشمیر کی سالگرہ کی تقریبات

کراچی ۱۷ اکتوبر:- جموں اور کشمیر مسلم کانفرنس کی کراچی شاخ جمعہ کے روز حکومت آزاد کشمیر کی پہلی سالگرہ منائے گی۔

تقریبات کے پروگرام میں ایک جلوس بھی شامل ہے جس کے بعد جہانگیر پارک میں ایک عام جلسہ ہوگا۔ اس جلسہ کی صدارت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کریں گے اور توقع ہے کہ اس جلسہ میں دوسرے لوگوں کے علاوہ مسلم لیگ کے ناظم خصوصی چوہدری خلیق الزمان چوہدری محمد حسین اور مولانا احتشام الحق تقریر کریں گے (ا، ا)

فضل الرحمن کا عزم ڈھاکہ

کراچی ۱۷ اکتوبر:- پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر فضل الرحمن جمعرات کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ وہ وہاں مشرقی بنگال کے لئے مختلف صنعتی اسکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے متعلق مسائل پر غور و خوض کریں گے۔ وہ ۳۰ / نومبر کو واپس دار الحکومت پہنچ جائیں گے (اسٹار)

عارضی صلح کے مبصر دمشق میں

دمشق ۱۷ اکتوبر:- عارضی صلح کے سلسلے بلجیم اور امریکہ کے ۵۰ مبصر کل یہاں پہنچے۔ ان میں سے کچھ حکم امتناع جنگ کی نگرانی کے لئے فلسطین میں عرب محاذوں پر جائیں گے۔ (اسٹار)

بیت المقدس کی بین الاقوامی حیثیت

بیت المقدس ۲۷ اکتوبر:- اطلاع مظہر ہے کہ اسرائیلی حکام بیت المقدس کے قدیمی شہر کو بین الاقوامی بنانے کی منظوری دینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ جدید شہر کے یہودی علاقہ تک کنٹرول کی توسیع کے سخت مخالف ہیں۔ قدیم شہر عربوں کے قبضہ میں ہے۔ اور اس کو بین الاقوامی حیثیت دینے میں یہودیوں کو کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ اس میں اُن کا فائدہ ہی ہے (اسٹار)

برطانوی باشندوں کا مطالبہ!

لندن ۲۷ اکتوبر:- لندن میں برلن کے تصفیہ کی خوش فہمی کے ویٹو کی امیدوں پر ایک شدید ضرب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ یورپ اور دوسرے مقامات پر روس اور اشتمالی تحریکوں کا پر عزم طور پر مقابلہ کیا جائے۔ بعض حلقوں کا بیان ہے۔ کہ مستقبل قریب میں روس کے اس ضدی رویہ کے وجوہ ظاہر ہو جائیں گے بعض دوسرے حلقوں کا بیان ہے کہ روس کا یہ اٹھایا ہوا ویٹو روس کی سیاسی چالوں میں ایک بہت بڑی غلطی ثابت ہوگی۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان کشیدگی پہلے کی نسبت زیادہ ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

سنی مسلم لیگ گجرات کے عہدیداران کا انتخاب

گجرات ۲۷ اکتوبر سٹی مسلم لیگ گجرات کے عہدیداران کا انتخاب کرنے کے لئے سٹی مسلم لیگ کونسل کا سالانہ اجلاس ٹاؤن ہال گجرات میں مورخہ ۲۴ عمل میں آیا۔ عہدہ صدارت کے لئے پہلا نام مرزا اللہ دتہ صاحب جٹ مینیجنگ ڈائرکٹر پنجاب بس سروس لمیٹڈ گجرات کا ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تجویز اور میاں محمد اکبر صاحب فاروقی کی تائید سے پیش ہوا اور دوسرا نام کلے خاں صاحب کا ماسٹر محمد الدین صاحب کی تجویز اور میاں عنایت اللہ کی تائید سے پیش ہوا۔ مگر کلے خاں صاحب نے اپنا نام واپس لے لیا۔ لہذا مرزا اللہ دتہ صاحب جٹ بلا مقابلہ صدر منتخب ہوئے مندرجہ ذیل دیگر عہدیداران کا انتخاب بھی بلا مقابلہ عمل میں آیا کیونکہ صدر کے انتخاب کے بعد کمیونسٹ گروپ واک آؤٹ کر گیا۔

قائمقام صدر	شیخ محمد اکرم صاحب فاروقی
نائب صدر ۱	میاں برکت علی صاحب میونسپل کمشنر
نائب صدر ۲	شیخ محمد امین صاحب جہاجر
سیکرٹری	محمد اصغر علی صاحب آڑھتی
نائب سیکرٹری	میاں غلام حسین صاحب لیگانوالہ
خزانچی	مرزا اللہ دتہ صاحب جیلو مے رود ڈ*

صدر ٹرومین کی طرف سے برناڈوٹ پلان کی حمایت

"امریکہ کو فلسطین کے مسئلہ میں مداخلت کا کوئی حق نہیں" (فارس بے الخوری)

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ صدر ٹرومین نے فلسطین کے متعلق جمہوری پارٹی کے پلیٹ فارم سے پارٹی کی پالیسی کی وضاحت میں بیان دیا ہے اس بیان کے الفاظ بہت ہی احتیاط کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں۔ بہت سے مبصرین کا خیال ہے کہ مسٹر ٹرومین نے برناڈوٹ کے پلان کی اعانت کا جو اظہار کیا تھا اس کی بالکل مخالفت نہیں کی۔

قدرتی طور پر امریکہ اور برطانیہ صدر ٹرومین کے اس بیان کو غیر جانبدارانہ رنگ میں لے رہے ہیں لیکن امریکی حلقے ابھی تک بالکل خاموش ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مارشل کے بیان سے قبل جمہوری پارٹی کا پلیٹ فارم قائم ہو چکا تھا۔ جبکہ انہوں نے اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر سے پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ اور صدر ٹرومین نے اس بیان کی صرف تصدیق کی ہے یہ تصدیق مسٹر ڈیوی کے اعلان کے جواب میں کی گئی ہے جنہوں نے ری پبلکن پارٹی کو اقوام متحدہ کی سابقہ تقسیم کی پالیسی پر چلنے کیلئے کہا ہے۔

جمہوری پارٹی کا سب سے بڑا نقطہ یہ ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی تقسیم کی پالیسی کی حمایت کرتی ہے اور وہ صرف اسی حالت میں تقسیم کے پلان میں ترمیم منظور کرنے کے لئے تیار ہے جبکہ اس قسم کی تقسیم صیہونیوں کو منظور ہو۔

بعض یہودی حلقوں نے اس کا مطلب یوں نکالا ہے کہ صدر ٹرومین نے مخالف پارٹی کے سامنے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ وہ نجب کے علاقے کو کاؤنٹ برناڈوٹ کے پلان کے ماتحت عربوں کو دینا چاہتے ہیں۔

شام کے مندوب فارس بے الخوری نے اس بیان کے متعلق کہا امریکہ کو فلسطین کے مسئلے میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے اُن کیلئے یہی بہتر ہے کہ وہ اپنے نظریات خود اپنے پاس رکھیں فلسطین ان کا نہیں ہے کہ اُس کا فیصلہ اپنے مفاد کے مطابق کریں۔

جے۔ الف۔ ایچ سٹویز نے اطلاع دی ہے کہ سندھ بھیجے جانیوالے پناہ گزینوں کو آئندہ دو ہفتوں کے اندر اراضی پر آباد کر دیا جائیگا (نامہ نگار خصوصی)

*کونسلر برائے صوبہ لیگ کونسل

(۱) صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب [illegible]

(۲) ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم پلیڈر

دو لاکھ پناہ گزین سندھ پہنچ گئے

لاہور ۲۷ اکتوبر ۶ ستمبر ۱۹۴۸ء کے پاکستان اور مغربی پنجاب کی مشترکہ ریفیوجی کونسل کے فیصلے کے مطابق مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کے سندھ بھیجنے کا کام مجوزہ پروگرام کے مطابق پورے چھ ہفتوں میں انجام پا چکا ہے اس عرصے میں ایک لاکھ ۹۲ ہزار تین سو چھتیس پناہ گزینوں سے بھری ہوئی ۷۰ گاڑیوں کے علاوہ ۹۳۶ بیل گاڑیاں۔ ۱۸۴۳ بیل ۱۵۰ گائیں اور بھینسیں ۹ تانگے ۵ گھوڑے ۱۷۸ اونٹ اور ۵۱ گدھے مغربی پنجاب سے سندھ کیلئے روانہ ہوئے جانے والوں میں اگر تین سال سے کم عمر کے بچے بھی شمار کر لئے جائیں۔ تو ان کی تعداد ۲ لاکھ پانچ ہزار بنتی ہے جانے والوں کو جاتے وقت ۱۵ دن کا راشن دیا گیا تھا اور ہر روانہ ہونے والی گاڑی میں طبی امداد کا معقول انتظام ہوتا تھا (نامہ نگار خصوصی)

سندھ جانیوالے مہاجرین کیلئے کپڑے

لاہور ۲۷ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی ہائی کمانڈ ریلیف کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ان پناہ گزینوں کیلئے جو مغربی پنجاب سے سندھ گئے ہیں۔ ۲۰ ہزار کپڑے بھیجے جائیں حکومت پاکستان کے بحالیات کے ڈائرکٹر جنرل بریگیڈیئر [illegible]

شمالی نجب میں مصری فوجوں کی مایوس کن حالت

بیر شیبہ ۲۷ اکتوبر۔ شمالی نجب میں جن مصری فوجوں کا تعلق منقطع ہو گیا ہے۔ ان کے پاس صرف ایام دن کی خوراک باقی رہ گئی ہے اور ان کی حالت انتہائی امید شکن بیان کی جاتی ہے۔

اگر اقوام متحدہ کے عارضی صلح کے کمیشن نے ان کی امداد کا انتظام نہیں کیا تو پھر ان مصری فوجوں کو یا تو ہتھیار ڈالنے پڑیں گے اور یا پھر عارضی صلح کو توڑ کر لڑتے ہوئے اپنے لئے راستہ نکالنا پڑے گا۔ یہ مصری [illegible] زیادہ تر فالوجا اور غیرہ کے شمال مشرق میں عراق السویدان میں ہیں (اسٹار)

لبنانی باشندوں سے پناہ گزینوں کی امداد کیلئے اپیل

بیروت ۲۷ اکتوبر۔ صدر لبنان کی بیوی بیگم بشارۃ الخوری نے لبنان کے باشندوں سے اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ وہ موسم سرما کو مدنظر رکھتے ہوئے عرب پناہ گزینوں کیلئے کپڑے اور کمبل جمع کریں اور چندہ دیں۔ نابلس سے ایک اطلاع میں اس علاقہ کے پناہ گزینوں کے مصائب کا حال بیان کیا گیا ہے۔ وہاں صیہونیوں کی جارحانہ پیشقدمیوں کے ہزاروں معصوم شکار بغیر کسی پناہ کے ہیں اور صرف پیڑوں کے نیچے اور غاروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان کے پاس کپڑے اور غذا بہت کم ہے۔ گذشتہ چند دنوں سے جو بارش ہو رہی ہے یہ پناہ گزین اس میں بھیگ رہے ہیں۔ امریکی سفیر کی سفارش پر امریکی صلیب احمر نے مزید امداد دی ہے۔ (اسٹار)

عدن کی نوآبادی کی ترقی

عدن ۲۷ اکتوبر پچھلے چند ایک سال سے شاہی نوآبادی عدن کے بجٹ میں بہت کافی بچت ہوتی رہی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں قریباً ۲۰ لاکھ پونڈ کی بچت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے دفتر نوآبادیات نے ۵ لاکھ پونڈ کی امداد دی ہے۔ اس تمام رقم کو اب عدن کی نوآبادی کی ترقی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس ترقی کی اسکیم سے جن جن محکموں کو فائدہ حاصل ہوگا وہ یہ ہیں تعلیم طبی امداد۔ زراعت اور رسل و رسائل۔ اسٹار

مغربی یونین کے وزراء خارجہ کی کانفرنس!

خبروں کا قطعی بلیک آؤٹ

پیرس ۲۷ اکتوبر۔ کل یہاں فرانس برطانیہ بلجیم ہالینڈ اور لگسمبرگ کے وزراء خارجہ کی کانفرنس شروع ہوئی۔ اس کے متعلق خبروں کا قطعی طور پر بلیک آؤٹ کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسبارے میں بدھ سے قبل کوئی سرکاری کمیونک شائع نہیں کیا جائے گا۔

جب فرانس کے دفتر خارجہ میں وزراء آئے تو اسوقت قریبی مشیروں اور سیاستدانوں کو کمرے خالی کرنے کی ہدایت کی گئی چنانچہ کسی مشیر یا غیر متعلق شخص نے کانفرنس میں شراکت نہیں کی۔ (اسٹار)

اہل برلن کا خیال ہے کہ روس اور مغرب کے موجودہ مخصومت کی وجہ سے پہلی سی صورت حال معلوم ہونا ناممکن ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مشرق اور اس کے مابین خلا اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ (اسٹار)

وشنسکی کا ویٹو اور برلن کا رد عمل

برلن ۲۷ اکتوبر۔ برلن کے سوال کو حل کرنے کے لئے غیر جانبدار تجاویز پر وشنسکی نے جو ویٹو استعمال کیا ہے۔ اسکی وجہ سے اس تباہ شدہ شہر کے باشندے بہت مایوس ہو گئے ہیں اور انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ روس مغربی اتحادیوں سے انتہائی بلکہ ان سے بطور زیادہ مراعات حاصل کرنے پر تلا ہوا ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کو غیر قانونی طور پر روانہ کرنیکی مہم

بلغاریہ بہت ہی اہم پارٹ ادا کر رہا ہے

لندن ۲۷ اکتوبر مشرقی یورپ کے حلقوں سے آمدہ اطلاعات اسبات کی پرزور تائید کرتی ہیں کہ بلغاریہ صیہونیوں کو امداد پہنچانے میں بہت اہم پارٹ ادا کر رہا ہے۔ وہاں سے کثیر تعداد میں یہودی خفیہ طور پر فلسطین جا رہے ہیں۔ بلغاریہ کے حکام ہیگانہ کی درخواست پر امداد بہم پہنچانے میں تمام سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ ہیگانہ نے دس ہزار یہودی امداد کے طور پر روانہ کرنے کی درخواست کی تھی

بلغاریہ کے ایک یہودی مجلے کا کہنا ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ ۲۰ اکتوبر کو خفیہ طور پر فلسطین روانہ ہوا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسی قسم کا ایک دوسرا گروہ روانہ کیا جائیگا اسمیں نوعمر یہودی شامل ہونگے جو کہ اسرائیل کی موجودہ کشمکش میں انکی امداد کرینگے۔ اطلاع ملی ہے کہ ہیگانہ نے اسبات پر زور دیا ہے کہ جو یہودی فلسطین بھیجے جائیں ان کی عمر ۵۰ سال سے کم ہونی چاہیئے (اسٹار)

جٹ طیارہ سازی کیلئے برطانیہ اور اطالیہ میں مذاکرات

لندن ۲۷ اکتوبر۔ اطلاع ہے کہ اطالوی فضائیہ کو آراستہ کرنے کے لئے جٹ سے چلنے والے طیارے اور انجن بنانے کے متعلق برطانیہ اور اطالیہ کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں (اسٹار)۔